مدارس دینیہ قوم کی ضرورت ہیں

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے قیامِ پاکستان کے بعد کراچی اور ڈھاکہ میں پاکستان کی پہلی پرچم کشائی شیخ الاسلام حضرت مولانا علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی اور محدث جلیل حضرت مولانا ظفر احمد صاحب قدس سرھما کے مبارک ہاتھوں سے کروائی، جو درحقیقت قائداعظم کی طرف سے دونوں جلیل القدر ہستیوں کو ان کی خدمات پر خراجِ تحسین پیش کرنا ہے۔ یہ دونوں حضرات کسی یونیورسٹی یا کالج کے سند یافتہ نہیں تھے، بلکہ ان ہی بوریہ نشینوں کے طبقے سے اٹھے تھے، جنہیں قوم "اہلِ مدارس" کے عنوان سے پہچانتی ہے اور آج جن کی ضرورت واہمیت کا احساس ختم کرنے کے لیے ایک ہمہ گیر مہم چلائی جارہی ہے۔

عالمی سطح پر اس وقت امریکہ، دینی مدارس اور جہادی تحریکوں کے خلاف پیش پیش ہے اور اس کی مخالفت میں دن بہ دن اضافہ ہورہا ہے۔ پاکستان کی موجودہ حکومت عالمی استعمار اور امریکہ کی ہدایات کے مطابق جہاں اور بہت سے امور تیزی سے نمٹا رہی ہے، وہاں دینی مدارس کے خلاف بھی مختلف اقدامات کا اعلان کرچکی ہے۔ کبھی امریکہ کی پیروی میں انہیں دہشت گرد کہا جاتا ہے، کبھی تنگ نظری اور فرقہ واریت کا الزام لگایا جاتا ہے، کبھی دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلیاں لانے کی ضرورت کا اظہار کیا جاتا ہے، کبھی مدارس کے مالی وانتظامی امور میں مداخلت کا عندیہ دیا جاتا ہے، کبھی ان کی ثقافت تبدیل کرنے کی نوید سنائی جاتی ہے اور کبھی انہیں جدید ایجوکیشن سینٹرز میں تبدیل کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس تمام تر تگ ودو اور پیچ وتاب کے پس پردہ امریکہ کی یہ مکروہ خواہش ہے کہ ایشیا میں مدارس ومساجد کے اس نظام کو مفلوج کردیا جائے، جس کی بدولت اسلامی اقدار، عقائد اور دین کے بنیادی سرچشمے تازہ وتوانا اور رواں دواں ہیں اور اس خطہ کے عوام کی غالب اکثریت آج بھی نہ صرف اسلام سے وابستگی پر فخر کرتی ہے، بلکہ اس کے عملی نفاذ کی آرزومند ہے۔ مغرب اور خصوصاً امریکہ کو سب سے زیادہ خطرہ مدارس ومساجد کے اس آزادانہ نظامِ تعلیم سے لاحق ہے، جو کسی

حکومتی مداخلت اور دباؤ سے بے نیاز اور صلہ وستائش کی پروا کیے بغیر جاری وساری ہے۔ ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ جو امریکہ مدارس دینیہ میں زیر تعلیم نہتے اور بے سروسامان طلباء پر دہشت گردی کا الزام عائد کرتا ہے، اس کا اپنا دامن ستر لاکھ ریڈ انڈین، تیس لاکھ عراقیوں اور ویت نام سے لے کر فلسطین، سرائیو کوسوو اور چیچنیا تک اسّی لاکھ (۸۰،۰۰۰۰۰) انسانوں کے خون سے آلودہ ہے:

دامن کو ذرا دیکھ......

مدارس دینیہ کے طلباء پر تنگ نظری، عدم برداشت اور شر پسندی کے الزامات لگانے والوں نے کبھی سرکاری تعلیم گاہوں میں پروان چڑھنے والی نسل کے حالات معلوم کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی، ورنہ انہیں معلوم ہوتا کہ تنگ نظری، عصبیت، جاہلیت اور ضد کے مراکز مدارسِ دینیہ ہیں یا عصری علوم کی درس گاہیں اور مدارس کا نصاب تبدیل کرنے کی ضرورت ہے یا اسکولوں، کالجوں اور سرکاری جامعات کا، جہاں اس ملک کی نام نہاد مذہب و وسیع النظر اور روشن خیال نسل تعلیم پا رہی ہے۔ ملک کی اعلیٰ ترین تعلیم گاہوں، یعنی یونیورسٹیوں کا حال یہ ہے کہ مغربی تعلیم حاصل کرنے والے "مہذب فرزندوں" نے طلبہ کو قتل کیا، تقریباً ہر یونیورسٹی میں پولیس، رینجرز اور فوج کے جوان پہرہ دے رہے ہیں۔ مگر پاکستان کے کسی مدرسے میں آج تک کہیں طلباء کے باہمی تصادم کو روکنے کے لیے فوج اور پولیس کو مداخلت نہیں کرنا پڑی، کبھی یہاں ہڑتال نہیں ہوئی، کبھی اساتذہ کی طلباء کے ہاتھوں بے عزتی ہونے کا شرمناک واقعہ پیش نہیں آیا۔

دینی مدارس امن کا گہوارہ ہیں، جہاں نہ صرف سندھی، بلوچ پٹھان، اور پنجابی حقیقی بھائیوں کی طرح شیر وشکر رہتے ہیں، بلکہ غیر ملکی طلباء بھی ان مدارس کو اپنے ملک کی سرکاری تعلیم گاہوں سے زیادہ محفوظ، پُر امن اور لائق رشک پاتے ہیں۔ ان مدارس میں کبھی ہنگاموں کے باعث تعطیلات نہیں ہوئیں۔ اخبارات میں ان مدارس کے غبن کی کوئی خبر آج تک شائع نہیں ہوئی۔ سرکاری امداد کے بغیر یہ تمام مدارس، اس ملک کی سرکاری جامعات اور تعلیم گاہوں سے ہزار درجے بہتر چل رہے ہیں۔ عصر حاضر کے تمام شر اور فساد مغربی تعلیمی اداروں میں پرورش پا کر جوان ہو رہے ہیں، مگر ہمارے دانشمند حکمرانوں کو اصلاح کے لیے مدارس یاد آ رہے ہیں۔ جن دینی مدارس کو ہمارے حکمران شر پسندی کا مرکز قرار دے رہے ہیں، ان مدارس کے طلباء نے آج تک نہ سڑکیں بند کیں، نہ سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا، نہ سڑکوں پر جلوس نکال کر حکمرانوں سے روزگار کا مطالبہ کیا، نہ یہ طلباء آج تک کسی دہشت گردی میں ملوث ہوئے۔ یہ تمام امتیازات واعزازات جدید تعلیم کے حامل مہذب انگریزی خوانوں کو حاصل ہیں۔ مدارسِ دینیہ سے ہماری ملی و دینی زندگی وابستہ ہے۔ مدارس ومساجد ہمارے روحانی، ایمانی اور نورانی مراکز ہیں۔ ان کی آزادی کا تحفظ ہر قیمت پر کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

☆......☆......☆